الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
منکر کے لئے نارِ جہنم ہے مناسب
جو آپ سے جلتا ہے وہ جل جائے تو اچھا
منکرین میلاد کی طرف سے شائع کردہ اشتہارات
پمفلٹس کا قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل رد بنام
منکرین میلاد کے بارہ اعتراضات کے جوابات
مع منکرین میلاد سے بارہ سوالات
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
پیشکش
مجلس علمائے اہل سنت (جنوبی لاہور)

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَآلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

یادرہے کہ یہ رسالہ وہابی/ دیوبندی حضرات کی طرف سے شائع کئے گئے پمفلٹس/ اشتہارات / ہینڈ بلز کے جواب میں پیش کیا گیا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے، نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کُھلتے راز سربستہ، نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

الحمدللہ مسلمانان عالم ہر سال حضور ﷺ کے یوم ولادت کو عقیدت واحترام اور جوش وجذبے سے مناتے ہیں عید میلاد النبی ﷺ کا مطلب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا ہے اور اس خوشی کے اظہار کے لئے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی فہم وبساط کے مطابق مختلف ذرائع اور طریقے استعمال کرتے ہیں جس میں جھنڈیاں لگانا، چراغاں کرنا، قرآن خوانی، نعت خوانی، درود وسلام وسیرت طیبہ کے بیان کی محافل کا انعقاد کرنا، لنگر تقسیم کرنا، گلیوں بازاروں کو سجانا وغیرہ اُمور شامل ہیں۔

اللہ عزوجل نے خود ایسے دنوں کی اہمیت یاد دلانے کا حکم دیا اور ان کو عام دنوں سے ممیّز اور ممتاز فرمایا، چنانچہ آیت قرآنی ہے

وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ

اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ (پارہ13، ابراھیم:05)

ایک آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کے دن، وفات کے دن اور دوبارہ اٹھنے کے دن پر سلامتی نازل فرمائی۔

وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (پارہ16، مریم:15)

قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا منقول ہے

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔(پارہ 16، مریم:33)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت و وصال کے دن عام دنوں جیسے نہیں، مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت و وصال کے دن پر سلامتی نازل فرمائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ویسی سلامتی کی دعا فرمائی تو حضورﷺ کی ولادت و وصال کے دن پر کس قدر سلامتی نازل ہوتی ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔لہذا میلاد مصطفیٰﷺ سے روکنا در حقیقت رب تعالیٰ کے انعام واکرام، فیوض و برکات اور سلامتی سے محروم کرنا ہے۔

اب کچھ عرصہ سے بعض مدعیانِ اسلام نے احکام قرآنی کے برعکس و برخلاف عید میلاد النبی ﷺ کے رد میں اشتہارات، پمفلٹ، رسالے تقسیم کرنا، ایس ایم ایس کرنا اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے اور یوں میلاد شریف کے متعلق عوام الناس کے قلوب واذہان میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی سعیِ مذموم کرتے ہیں۔اپنی روایتی ہٹ دھرمی پر چلتے ہوئے اہل علم حضرات سے چھپ چھپ کر کم علم مسلمانوں سے بحث کرتے ہیں اور اہل علم حضرات سے کتراتے ہیں۔ان کی بے سروپا باتوں سے کچھ ان پڑھ یا کم علم مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے جنم لینے لگتے ہیں۔ہم اس رسالہ میں ان مسلمان بھائیوں کے وساوس رفع کرنے، علمی تشنگی مٹانے کے لئے منکرین میلاد کی طرف سے اب تک قائم کردہ اعتراضات کو مع جواب تحریر کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں؛

اعتراض نمبر 1: میلاد منانا شرک ہے۔

استغفر اللہ العظیم، جاہلوں سے رب تعالیٰ کی پناہ، منکر میلاد بغضِ مصطفیٰﷺ میں کس قدر علمی خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے کہ عید میلاد پر شرک کا فتوی چسپاں کر دیا جب کہ عید میلاد النبیﷺ کا مطلب ہی حضورﷺ کی ولادت کی خوشی منانا ہے اور رب تبارک وتعالی کی شان تو لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ہے۔یعنی نہ اُس کو کسی نے جنا اور نہ اُس نے کسی کو جنا۔تو میلاد النبی منانا تو درحقیقت شرک کی جڑ کاٹنا ہے۔لہذا ولادت مصطفیٰﷺ پر خوشی منانے کو اَن پڑھ، جاہل، متعصب ہی شرک کہہ سکتا ہے۔

منکر میلاد سے سوال:

(۱) کسی کام کو شرک کہنے کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہے اگر میلاد شریف کے شرک ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل قطعی ہے تو بیان کرو، ورنہ بلا دلیل شرک کا فتوی لگا کر جہنم کے حق دار

مت بنو۔

(۲) اگر عید میلاد النبی ﷺ منانا شرک ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ تم لوگ ۱۲ ربیع الاول کے دن ’عید میلاد اللہ‘ کے قائل ہو، کیا تمہارے نزدیک رب کی پیدائش ثابت ہے؟ والعیاذ باللہ تعالی

اعتراض نمبر 2: میلاد منانا بدعت ہے

یہ اعتراض بھی معترض کی جہالت کی دلیل ہے، کیونکہ بدعت اس کام کو کہتے ہیں جس کی کوئی حقیقت اسلام میں نہ ہو جب کہ حضور ﷺ کی آمد کی خوشی منانا، حضور ﷺ کے ذکر پاک کی محافل کا انعقاد کرنا تو عین اسلام ہے اور اس کا قرآن و حدیث میں منقول ہونا اور انبیاء کرام و صحابہ کا معمول ہونا ہم ان شاء اللہ آگے ثابت کریں گے۔ یہاں ایک حدیث مبارکہ کو بیان کرنا ضروری ہے جس کو منکرین میلاد دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“.

اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (بخاری: 2499، مسلم: 3241، سنن ابی داود: 3990)

جبکہ درست ترجمہ یہ ہے ”جس نے دین میں وہ بات پیدا کی جو دین کی قسم سے نہیں (بلکہ دین کی ضد اور مخالف ہے) تو وہ مردود ہے۔“

اگر ان حضرات کے مطابق ترجمہ کیا جائے تو صحیح مسلم شریف کی اس حدیث مبارکہ کا کیا معنی کیا جائے گا جس میں اسلام میں اچھی اچھی بدعتیں (یعنی نئے کام) ایجاد کرنے کی اجازت خود رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے۔؛

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَه‘ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَ لَا يُنْقَصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ .

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اس کے لئے اس کا اجر ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ (صحیح مسلم: حدیث: 4830، سنن ابن ماجہ: حدیث: 203، مسند احمد: 18387، مصنف عبد الرزاق: حدیث: 21025، معجم کبیر طبرانی: حدیث: 2384، سنن دارمی: حدیث: 521)

پس ثابت ہوا کہ میلاد شریف کو بدعت (سیئہ) کہنا بے بنیاد ہے اور معترض کی علم دین سے

جہالت کی دلیل ہے۔

منکر میلاد سے سوال: اگر میلاد منانا بدعت ہے تو رائیونڈ اجتماع، مرید کے اجتماع، جشن صد سالہ دیوبند، ختم بخاری، مقابلہ حسن قرأت، سیرت النبی ﷺ کانفرنسز، دفاع پاکستان کانفرنسز، طلبا کانفرنسز، یوم یکجہتیٔ کشمیر، مفتی محمود (والد مولوی فضل الرحمٰن دیوبندی) کی برسی منانا کیسے جائز ہے؟

اعتراض نمبر 3: کیا صحابہ کرام نے میلاد منایا؟ دورِ نبوت میں یہ دن 23 مرتبہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 2 مرتبہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں 10 مرتبہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں 12 مرتبہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں 5 مرتبہ آیا، کیا انہوں نے میلاد منایا؟

'شرم تم کو مگر نہیں آتی' اے منکر میلاد تیری چوری پکڑی گئی۔ ہر وقت رَٹ تُو قرآن وحدیث کی لگاتا ہے اور جب میلاد کی بات آئی تو خاص صحابہ کرام کے فعل سے دلیل کیوں طلب کی حالانکہ خود تمہارے لوگوں نے لکھا ہے کہ ''مدعی سے صرف دلیل طلب کی جائے گی نہ کہ دلیل خاص۔'' (انوارات صفدر، جلد1، صفحہ 363 مطبوعہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان) مشہور دیوبندی مناظر امین صفدر اوکاڑوی نے لکھا ہے: ''مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ یہ محض دھوکا اور فریب ہے کتاب وسنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عائد نہیں کی، اَن پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرائط پر دستخط لئے جاتے ہیں جو شرعاً باطل ہوتی ہیں یہ خاص مرزا قادیانی کی سنت ہے۔'' (مجموعہ رسائل، جلد1، ص165 مطبوعہ ادارہ غلام احناف، لاہور)

بہر حال ہم اولاً قرآن پاک سے بیان میلاد ثابت کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے اپنے پاک کلام میں حضور ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کا میلاد (تشریف آوری کا) بیان فرمایا ہے۔ چند آیات پیش خدمت ہیں:

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ

تو ہم نے اسے اسحاق کی خوش خبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی (پارہ12، ہود:71)

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى

بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحیٰ کا (پارہ3، ال عمران:39)

اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنۡہُ اسۡمُہُ الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ

اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح، مریم کا بیٹا (پارہ3، ال عمران:45)

میلاد مصطفی ﷺ بزبان عیسیٰ علیہ السلام:

مُبَشِّرًا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ

ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔(پارہ22،الصّف:06)

قرآن پاک اور بیان میلاد مصطفی ﷺ:

وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا (پارہ3،ال عمران:81)

قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا (پارہ6،المائدہ:15)

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا وَ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔(پارہ22، الاحزاب:46-45)

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پارہ17،الانبیاء:107)

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا (پارہ 19، الفرقان:56)

لَقَدۡ جَاءَ کُمۡ رَسُوۡل'' مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡز'' عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡص''

عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡف'' رَّحِیۡم''

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان (پارہ 11، یونس:128)

یاۤاَیُّھَا النَّاسُ قَدۡ جَاءَ کُمۡ بُرۡھَان'' مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔ (پارہ 06، النساء:174)

قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کی قسم ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ وَالِد'' وَّ مَاوَلَدَ

قسم ہے والد کی اور قسم ہے مولود کی۔ (پارہ 30، البلد:3)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ ''وَلَــــدَ'' سے مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔

(المظہری، ج1، ص264، الکشاف، ج4، ص255، غرائب القرآن للنیشاپوری، زیر آیت)

حضور ﷺ اللہ عزوجل کا 'فضل'، 'رحمت' اور 'نعمت' ہیں اور فضل، نعمت اور رحمت کے ملنے پر قرآنی حکم ہے کہ خوشیاں منائی جائیں، اور رب کی نعمت کا خوب خوب چرچا کیا جائے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰہِ وَ بِرَحۡمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا ھُوَ خَیۡر'' مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ.

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (پارہ 11، یونس:58)

وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ.

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پارہ 30، الضحیٰ:11)

منکر میلاد سے سوال:

کیا وہابی دیوبندی حضور ﷺ کو اللہ عزوجل کی نعمت، فضل اور رحمت تسلیم نہیں کرتے؟

حضور ﷺ نے خود صحابہ کے مجمع میں اپنا میلاد بیان فرمایا:

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْب" خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِل" فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَشَارَۃُ عِیْسٰی وَ رُؤیَا اُمِّیْ الَّتِیْ رَاَت حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَ قَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْر" اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامَ .

بے شک میں اللہ عزوجل کے ہاں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے خمیر میں تھے اور میں تمہیں پہلے کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو کہ انہوں نے میری وقت ولادت دیکھا بے شک اُن سے ایک نور خارج ہوا جس سے اُن کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(مسند احمد، حدیث:16525، مستدرک للحاکم:4140، معجم الکبیر للطبرانی:15032، صحیح ابن حبان:6150)

فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا وَّ خَیْرِھِمْ نَفْسًا

ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ ﷺ نے صحابہء کرام سے پوچھا: میں کون ہوں؟

صحابہء کرام نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اس کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا، پھر ان قبائل کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے اور خاندان میں رکھا۔ (ترمذی:3455، 3541، مسند احمد:1692)

صحابہ کرام اور محفل میلاد مصطفی ﷺ

امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا اَجۡلَسَکُمۡ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

انہوں نے کہا جَلَسۡنَانَدۡعُوا اللّٰہَ وَ نَحۡمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِدِیۡنِہٖ وَ مَنَّ عَلَیۡنَا بِکَ

. ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اوراس نے ہمیں جو اسلام کی ھدایت عطا فرمائی اس پراس کی حمد و ثنا بیان کرنے اوراس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا، اس کا ذکر کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آللّٰہِ مَا اَجۡلَسَکُمۡ اِلَّا ذٰلِکَ بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟

صحابہ نے عرض کیا: آللّٰہِ مَا اَجۡلَسۡنَا اِلَّا ذٰلِکَ بخدا ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَمَا اِنِّیۡ لَمۡ اَسۡتَحۡلِفۡکُمۡ تُھۡمَۃً لَّکُمۡ وَ اِنَّمَا اَتَانِیۡ جِبۡرِیۡلُ عَلَیۡہِ السَّلَامُ فَاَخۡبَرَنِیۡ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیۡ بِکُمُ الۡمَلَائِکَۃَ

میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی لیکن ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔(مسند کبیر للطبرانی، رقم:16057،مسند امام احمد بن حنبل رقم:16960،نسائی، جلد2،ص310،رقم:5428)مسلم شریف اور ترمذی شریف میں بھی کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ حدیث منقول ہے۔

قارئین کرام میلاد النبی ﷺ پر صحابہ کرام کی خوشیاں ملاحظہ کیں خود حضور اکرم نور مجسم ﷺ ہر سال نہیں بلکہ ہر پیر کے دن روزہ رکھ کر اپنے میلاد کی خوشی منائی، صحابہ کرام نے پیر کے دن روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا،"اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔"(صحیح مسلم، رقم:1977،ابوداؤد، رقم:2071،مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث:22997،22952،22917،22908،22904)

یہ تو چند ایک حوالہ جات قرآن وحدیث سے پیش کر دیئے ورنہ محفل میلاد کے جواز پر یہی دلیل کافی ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اس سے منع نہیں کیا گیا اور یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز منع نہ ہو وہ جائز ہوتی ہے۔اسی قاعدے کو وہابی مولوی ثناء اللہ نے مسجدوں میں محراب کے جواز پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔(فتاوی ثنائیہ، جلد1،ص476،مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

ہم نے قرآن وحدیث وتعامل صحابہ سے میلاد کے دلائل پیش کئے اب ذرا خبر منکرین میلاد کے گھر کی بھی لینی ضروری ہے۔قارئین کرام غور فرمائیں کہ صحابہ کے عمل سے دلیل کا تقاضا کرنے والوں کے نزدیک صحابہ کا قول وفعل حجت (دلیل) نہیں۔ چند حوالے پیش خدمت ہیں؛

وہابی مولوی محمد جونا گڑھی نے اپنی کتاب ''طریق محمدی'' میں لکھا، ''بہت سے صاف صاف موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان میں غلطی کی۔'' (طریق محمدی، صفحہ 78، مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری طلاق ثلاثہ کے بارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو رد کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''ہم اسے کیوں مانیں ہم ''فاروقی'' تو نہیں، ہم محمدی ہیں ہم نے ان کا کلمہ تو نہیں پڑھا۔'' (فتاوی ثنائیہ جلد 2، صفحہ 252 مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ، لاہور)

وہابیوں کے نزدیک فعل صحابہ حجت نہیں

وہابیوں کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے، ''فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے۔'' (فتاوی نذیریہ، جلد 1، ص 622 مطبوعہ اہل حدیث اکیڈمی، کشمیری بازار لاہور) مزید لکھتا ہے: ''اس سے حجت نہیں لی جاسکتی کیونکہ صحابی کا قول ہے'' (فتاوی نذیریہ، جلد 1، ص 340)

وہابی نظریہ: صحابہ نے قرآن و سنت کے خلاف قانون جاری کیا:

مولوی رئیس ندوی غیر مقلد وہابی لکھتا ہے: ''ایک سے زیادہ واضح مثالیں ایسی موجود ہیں جن میں حضرت عمر یا کسی بھی خلیفہ راشد نے نصوص کتاب و سنت کے خلاف اپنے اختیار کردہ موقف کو بطور قانون جاری کر دیا تھا۔'' (تنویر الآفاق، ص 108 مطبوعہ صہیب اکیڈمی، کوٹلی ضلع شیخوپورہ)

وہابی عقیدہ: نبی کی رائے بھی حجت نہیں:

وھابی مولوی محمد جونا گڑھی اپنی کتاب طریق محمدی میں لکھتا ہے: ''جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو، اس دین والے آج ایک امتی کی رائے کو دلیل سمجھنے لگے۔'' (طریق محمدی، صفحہ 59 مطبوعہ مکتبہ محمدیہ، چیچہ وطنی)

سوچنے کی بات: جب وہابیہ کے نزدیک نبی و صحابہ کی بات دلیل نہیں تو پھر محفل میلاد کے جائز ہونے کے لئے صحابہ کرام کے فعل سے دلیل کا تقاضا کیسا!!!

منکر میلاد سے سوال: اب ہم منکر میلاد کا سوال اسی پر لوٹاتے ہیں، قرآن و حدیث میں دکھاؤ کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی محفل کرنے سے منع کیا ہو، رسول اللہ ﷺ نے اپنی 63 سالہ حیات ظاہری میں اس عمل سے منع کیا ہو، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 2 مرتبہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں 10 مرتبہ سیدنا، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں 12

مرتبہ، سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے دور میں 5 مرتبہ آیا، کیا انہوں نے میلاد سے روکا؟ اگر نہیں تو پھر وہابیہ کا آج میلاد سے روکنا، پمفلٹس چھاپنا، اشتہارات آویزاں کرنا، کتب تحریر کرنا، ایس ایم ایس کرنا کہاں سے ثابت ہے؟ لاؤ کوئی ایک دلیل ہی لاو۔ **فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃ**

اعتراض نمبر 4: اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں یہ دن ''عید'' کیسے ہے؟ اور اگر عید ہے تو اس میں کتنے رکعت نماز ادا کرنی چاہیے اس کی تکبیرات کتنی ہیں؟

یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں سراسر جہالت ہے، حالانکہ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ جمعہ، ایام تشریق، یوم عرفہ بھی عید کا دن ہے۔ احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

یَوْمُ الْجُمعۃ عید یعنی جمعہ کا دن عید ہے (مستدرک للحاکم، جلد 1، ص 603)

جمعہ ایسی عید ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے

اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُھَا عِنْدَاللّٰہِ وَ ھُوَ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَ یَوْمِ الْفِطْر

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الاضحٰی اور یوم الفطر دونوں سے افضل ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، باب الجمعہ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1084، مسند ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: 814، معجم الکبیر للطبرانی: 4512-4511)

حضرت عقبیٰ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یَوْمُ عَرَفَۃَ وَ یَوْمُ النَّحْرِ وَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ عِیْدُنَا اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَھِیَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ

عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہمارے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 600)

اس کے علاوہ قرآن پاک میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دعا منقول ہے:

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما تا کہ وہ ہمارے لئے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تُو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (پارہ 7، مائدہ: 114)

غور طلب بات: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو دسترخوان نازل ہونے کے دن کو ''عید'' قرار دیں تو جس دن فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات ﷺ دنیا میں جلوہ گر ہوں وہ دن کیونکر نہ عید قرار پائے؟

رہا سوال نماز مع اضافی تکبیرات کا، تو یہ اللہ عزوجل کا اس امت پر فضل در فضل ہے کہ اس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں اس دن کوئی اضافی عبادت فرض نہ کی. جہاں تک منکرین کے اعتراض کی بات ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ یہ قاعدہ قرآن وسنت میں کہاں منقول ہوا کہ جو دن عید کا ہوگا اس میں لازماً اضافی عبادت بھی امت پر واجب ہوگی حالانکہ ایام تشریق، یوم عرفہ، جمعہ بھی عید کے دن قرار پائے تو اس دن کون سی اضافی عبادت لازم ہوئی؟

منکر میلاد سے سوال: مذکورہ بالا احادیث کی رُو سے تو اہل اسلام کی پچاس (50) سے زائد عیدیں ثابت ہوتی ہیں آپ نے دو (2) عیدوں کی قید کہاں سے لگائی؟

اعتراض نمبر 5: حضور ﷺ کا یوم ولادت 12 ربیع الاول کو نہیں بلکہ 9 ربیع الاول ہے۔

حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی تاریخ کے متعلق مؤرخین کی آرا مختلف ہیں مگر جس تاریخ پر کثیر ائمہ محدثین وعلمائے سیر نے اتفاق کیا وہ بارہ ربیع الاول ہی ہے، حوالہ جات پیش خدمت ہیں؛

سند صحیح کے ساتھ ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ، جلد 1، ص 274 میں لکھی ہے، امام ذھبی نے تلخیص المستدرک جلد 2، ص 603، السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 1، ص 167، شعب الایمان للبیھقی جلد 2، ص 458، تاریخ الاممہ والملوک جلد 1، ص 125، دلائل النبوۃ جلد 1، ص 74، عیون الاثر، جلد 1، ص 39، تاریخ ابن خلدون جلد 2، ص 4، مواھب اللدنیہ جلد 1، ص 142 وغیرہ بے شمار کتب تاریخ و سیرت میں مذکور ہے۔

خود منکرین میلاد کے سرکردہ حضرات کی کتب سے حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی تاریخ 12 ربیع الاول ثابت ہے۔ چنانچہ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے ارشاد العباد فی عیدالمیلاد، صفحہ 5، ابوالحسن علی الحسینی ندوی دیوبندی نے السیرۃ النبویہ، ص 99، مفتی شفیع کراچوی دیوبندی والد مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے سیرت خاتم الانبیاء، ص 10، سلیمان ندوی نے رحمت عالم، ص 8، اسلم قاسمی دیوبندی

ولد قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے سیرت پاک صفحہ 22، ولی رازی دیوبندی نے ھادی عالم صفحہ 43، مولوی مودودی نے سیرت سرور عالم، صفحہ 93، نواب صدیق حسن خان بھوپالی وھابی نے الشمامۃ العنبریۃ، ص 17 ور مولوی عبدالستار وہابی نے اکرام محمدی، ص 270، پر تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہی لکھی ہے۔

منکر میلاد سے سوال: اگر آپ کی بات مان بھی لیں کہ میلاد شریف کی تاریخ 9 ربیع الاول ہے تو کیا آپ حضرات 9 ربیع الاول کو عید میلاد منایا کریں گے؟

اعتراض نمبر 6: یہ مانا کہ ولادت 12 ربیع الاول کو ہوئی تو وصال بھی تو 12 ربیع الاول کو ہوا، اس دن صحابہ ءکرام رو رہے تھے لہذا اس دن خوشی منانا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

ہم اس ضمن میں منکرین میلاد ہی کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

مولوی اشرفعلی تھانوی نے نشرالطیب کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ وصال پیر کو ہوا اس روز بارہ (12) کسی طرح نہیں آتی۔ (نشرالطیب، ص 349) حافظ سعید کی جماعۃ الدعوۃ (اہل حدیث تنظیم) نے وصال نبوی کی تاریخ یکم ربیع الاول 11 ہجری لکھی ہے۔ (مجلّہ الدعوۃ مارچ 2007، ص 14) مفتی تقی عثمانی اور مفتی رفیع عثمانی کے والد مفتی شفیع دیوبندی نے لکھا ہے کہ وفات کسی طرح بھی 12 ربیع الاول کو نہیں بنتی۔ (سیرت الانبیاء، جلد 1، ص 119) قدیم مورخ موسیٰ بن عقبہ جو ثقہ ترین مورخ تھے اس نے بھی یکم ربیع الاول لکھی ہے۔ علامہ سہیلی نے بھی اس کو صحیح قرار دیا، علامہ شبلی نعمانی اور سید سلمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ میں تفصیلی بحث کر کے یکم ربیع الاول کو ہی یوم وفات قرار دیا ہے۔

(سیرت النبی جلد 2، ص 104، قصص النبیین مترجم جلد 5، ص 351، مکتبۃ العلم، لاہور)

اگر فرض کرلیں کہ وصال 12 ربیع الاول کو ہی مان لیا جائے تو یاد رکھیں سوگ صرف تین (3) دین ہے سوائے بیوہ کے لئے۔ (بخاری، رقم :1281، مسلم: 2730، ابوداؤد:1954، ترمذی: 1116، نسائی:3443، ابن ماجہ:2072)

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ ﷺ ایک لمحہ کے لئے موت کا ذائقہ اپنی شان کے لائق چکھنے کے بعد زندہ ہیں جیسا کہ صحیح احادیث مبارکہ میں ہے اور آپ ﷺ کی زندگی دنیا کی سی ہے جیسا کہ المھند علی المفند (صفحہ ۳۸ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور) میں آپ لوگوں نے تسلیم کیا ہے۔

اگر 12 ربیع الاول کو ہی یوم ولادت اور یوم وصال تسلیم بھی کرلیا جائے تو پیدائش کی خوشی

منائی جائے گی اور وفات کا غم نہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جمعہ کو سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اور اپنی عمر مبارک گزار کر جمعہ کو ہی ان کا وصال ہوا۔ (ابوداؤد: 1047، نسائی: 1375، ابن ماجہ: 1084، مسند احمد: 16262) اور جمعہ کو اللہ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔ (ابن ماجہ: 1098، موطا امام مالک: 131)

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے: ''یہ وفات بھی امت کے لئے مظہر رحمت الٰہیہ ہوئی اور جب آپ ﷺ سبب رحمت ہیں تو خود کس درجہ مورِدِ رحمت ہوں گے تو یہ وفات خود آپ ﷺ کے لئے بھی نعمتِ عظمی ہوئی'' (نشر الطیب، ص 196 مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی، کراچی)

دیوبندی عالم شیخ عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ کا فتوی بھی ملاحظہ فرمائیں: ''حضور ﷺ انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی حیات سے انتقال فرمانے کی حیات زیادہ قوی ہے، اس لئے غمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بھی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ (روزنامہ جنگ، لاہور 27 فروری 1987 جمعہ میگزین، ص: 22)

سوگ کے بارے دیوبندیوں وھابیوں کے امام اسمعیل دھلوی کا قول:

وہابی حضرات ذرا اپنے امام کا قول بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے، ''عورت کو اپنے خاوند کے مرجانے پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا فرض ہے اگر نہ کرے تو گناہ گار ہوگی اس کے سوا تمام سوگ حرام ہیں خواہ وہ کسی پیغمبر پر ہو یا صدیق پر یا شہید پر موت یا قتل یا شہادت کے دنوں میں ہو یا اور دنوں میں اس حکم میں کسی کی تخصیص نہیں'' (صراط مستقیم، ص 120، مطبوعہ اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور)

منکرین میلاد سے سوال: دیوبندی وہابی حضرات کو کل قیامت کے دن اللہ سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ جمعہ کو ہی تخلیق آدم اور وصال کے باوجود عید کیوں بنایا گیا اور خوشی کا دن بنا کر سوگ اور افسوس سے منع کیوں کر دیا گیا؟

اگر مان لیا جائے کہ 12 ربیع الاول کو وصال ہے تو آپ حضرات کوئی غم کی مجلس کا ہی انتظام کر لیا کریں۔

اعتراض نمبر 7: اس دن چراغاں کرنا درست نہیں۔

امر خیر میں خرچ کرنا ہرگز اسراف نہیں۔ عربی کا مقولہ ہے: **لَا خَیْرَ فِیْ الْاِسْرَافِ لَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ** یعنی اسراف میں کوئی خیر نہیں اور نیکی کے کام میں خرچ کرنا اسراف نہیں۔

غلامانِ مصطفیٰ اپنی حسب توفیق چراغاں کرتے ہیں ورنہ حضور ﷺ کی شان تو ایسی ارفع و اعلیٰ ہے کہ ان کی ولادت کے موقع پر خود ربِّ قدیر نے چراغاں فرمایا اور ایسا چراغاں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس روشنی میں شام کے محلات دیکھ لئے۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں؛ مسند احمد، حدیث: 16525، مستدرک للحاکم: 4140، معجم الکبیر للطبرانی: 15032، دلائل النبوۃ للبیہقی: جلد 1، ص 20، شعب الایمان: 1374، صحیح ابن حبان: 6150

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں؛

لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْبَيْتَ حِيْنَ وَقَعَ قَدِ امْتَلَاءَ نُوْرًا وَ رَاَيْتُ النُّجُوْمَ تَدْنُوْا حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهَا سَتَقَعُ عَلَيَّ

آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا گھر نور سے معمور ہو گیا اور میں نے ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اتنے نزدیک آ گئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ مجھ پر گر جائیں گے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج ا، ص 40، دلائل النبوۃ للبیہقی، ج ا، ص 111، الخصائص الکبریٰ، ج 1، ص 45، مجمع الزوائد، ج 8، ص 220، نشر الطیب، ص 44)

نوٹ: چراغاں کرنے کے لئے چوری کی بجلی استعمال کرنا حرام ہے۔

منکر میلاد سے سوال: کیا چراغاں کرنا مطلقاً یعنی بالکل حرام ہے یا صرف میلاد مصطفیٰ ﷺ کے لئے چراغاں کرنا حرام ہے اور اپنے خاندان کی تقریبات یعنی شادی وغیرہ کے موقع پر کرنا جائز ہے؟ اگر اس موقع پر جائز ہے اور یہاں ناجائز تو کوئی ایک حدیث خواہ ضعیف ہی ہو پیش فرما دیں۔

اعتراض نمبر 8: جھنڈا لگانا کہاں سے ثابت ہے؟

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر جھنڈا لگانا سنت جبریل امین ہے (الخصائص الکبری للسیوطی، جلد 1، ص 82)

شاہ فیصل کی لاہور آمد پر وہابی ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" نے شہر بھر کو جھنڈیوں سے سجانے کی اپیل کی۔ (ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" 30 ذی الحجہ 1385ھ)

منکر میلاد سے سوال: کیا صرف میلاد کا جھنڈا لگانا ناجائز ہے اور اپنے ملک اور تنظیم کا جھنڈا لگانا جائز ہے؟ سپاہ صحابہ اور جماعۃ الدعوۃ، جماعت اسلامی، اسلامی جمیعت طلبہ کا جھنڈا کہاں سے ثابت ہے؟ شاہ فیصل کی آمد پر جو جھنڈیاں لگائی گئیں، اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کریں؟

اعتراض نمبر 9: جلوس میلاد بے اصل ہے؟

یہ بھی آپ حضرات کا فریب ہے، ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور ﷺ 'موضع غمیم' پہنچے تو بریدہ اسلمی اپنے ستر (70) ساتھیوں کے ساتھ دامن اسلام سے وابستہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے اور اپنے عمامہ کو نیزے پر ڈال کر جھنڈا بنایا اور حضور ﷺ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاء الوفا، جلد 1، ص 243)

دیوبندی حضرات نے بھکر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر جلوس نکالا۔ (روزنامہ جنگ، لاہور مورخہ 6 نومبر 1996، صفحہ :2، کالم :5)

دیوبندی امیر شریعت سید عطا اللہ بخاری نے عید میلاد النبی ﷺ پر جلوس نکالا۔ (روزنامہ آزاد، لاہور 26 ستمبر 1957)

ہفت روزہ رسالہ ''لولاک'' کے ایڈیٹر مولوی تاج محمود 9 جنوری 1982 کے شمارہ میں لکھتے ہیں: ''ربوہ میں بھی عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں جلوس نکالا گیا، جس کی قیادت مولوی اللہ وسایا دیوبندی، مولوی اللہ بخش دیوبندی، مولوی احمد چار یاری امام مسجد محمدیہ اور قاری شبیر احمد نے کی۔''

جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے غلاف کعبہ کا جلوس نکالا۔ (ترجمان القرآن، اپریل 1963) شاہ فیصل کی لاہور آمد پر جلوس میلاد کے منکرین نے شاہ فیصل کے اعزاز کے لئے بھرپور جلوس کی ترغیب دلائی اور تمام سرکاری اور پرائیوٹ ادارے بند رکھنے کی اپیل کی۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں: (ہفت روزہ ''تنظیم اہل حدیث'' 30 ذی الحجہ 1385ھ، الاعتصام، لاہور 23 ذی الحجہ 1385ھ، ترجمان الاسلام، 30 ذی الحجہ 1385ھ، نوائے وقت، 27 ذی الحجہ، 1385ھ، مشرق، لاہور، 30 ذی الحجہ 1385ھ)

ہندو پنڈت جواہر لال نہرو 25 ستمبر 1956ء کو سعودی عرب کے دورہ پر گیا تو شاہ سعود، سعودی وزراء، فوجی افسران اور عوام نے بھرپور استقبال کیا اور ''مرحبا نہرو رسول السلام'' اور ''جے ہند'' کے نعروں سے استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں نہرو کو شاہ سعود کے محل میں لے جایا گیا۔ (روزنامہ جنگ، کراچی 27 / 28 دسمبر 1956)

ہندو صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد 13 جولائی 1957ء کو دارالعلوم دیوبند کے دورہ پر گئے تو دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی اور قاری طیب مہتمم دارالعلوم نے استقبال کیا، ہار پہنائے، جلوس کی شکل میں دارالعلوم لے کر گئے اور تمام راستے کو خوشنما دروازوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجا رکھا تھا

اور دارالعلوم پہنچنے پر ''اللہ اکبر دارالعلوم زندہ باد'' کے نعروں سے استقبال کیا۔(ملخصاً ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ستمبر 1957)

وہابیوں نے اپنے شیخ القرآن مولوی غلام علی خان کی آزاد کشمیر آمد پر جلوس نکالا، گولہ بازی کی، گیٹ، بازاروں اور مقام تقریر کو سجایا۔(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی، اگست 1963)

منکرین میلاد کے جلوس نکالنے کے واقعات بہت زیادہ ہیں، اب ہم صرف چند حوالہ جات پیش کررہے ہیں:(روزنامہ تعمیر، روالپنڈی، 2جون، 1957، تنظیم اہل حدیث، 26اپریل1968، الافاضات اشرفعلی تھانوی، حصہ 6،ص166 ہفت روزہ ''خدام الدین''، لاہور، 22 ستمبر 1961، زمیندار، 27 مئی 1951)

منکر میلاد سے سوال: کیا صرف نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے موقع پر جلوس نکالنا ناجائز ہے ؟اور 5 فروری کو یوم یکجہتی ءکشمیر پر کشمیر ریلی، مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاجی ریلی، گوامریکہ گو ریلیاں نکالنا جائز ہے؟ جماعت اسلامی آئے روز احتجاجی ریلیاں اور دھرنوں کی کال دیتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہیں؟

اعتراض نمبر 10: عید میلاد النبی ﷺ کی ابتداء ایک فضول خرچ، عیاش طبع بادشاہ ملک مظفر ابوسعید (شاہ اربل) کی ایجاد ہے؟

اول تو عرض ہے کہ میلاد کی ابتداء رب تعالی نے خود فرمائی اور پھر ہر دور کے انبیائے کرام علیہم السلام اس کا درس دیتے رہے، خود حضور ﷺ نے اپنا میلاد بیان فرمایا جیسا کہ دلائل کے ساتھ اوپر وضاحت کی جاچکی، ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ شاہ اربل حکومتی سطح پر میلاد منانے کا اہتمام کرتا، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب سے اول شاہ اربل نے حکومتی سطح پر عید میلاد منانے کو رواج دیا بلکہ امام عزالدین ابن اثیر شیبانی نے لکھا ہے کہ سن 484ھ میں جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی جنگی مہمات سے فارغ ہوکر دوسری مرتبہ بغداد آیا تو اس نے خوب دُھوم دھام سے میلاد منایا۔(الکامل فی التاریخ، جلد8، ص349)اس کو امام ذہبی نے بھی تحریر کیا ہے۔(تاریخ اسلام، حوادثات:ص484)مولوی حسن مثنیٰ ندوی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔(سیارہ ڈائجسٹ، رسول نمبر: جلد2،ص411)

شاہ اربل کے کردار کے متعلق ہمیں تمہارے مولویوں کی بجائے اپنے جلیل القدر عظیم الرفعت ائمہ و محدثین حضرات کی رائے عزیز ہے۔حافظ ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، شیخ ابن خلکان، امام ذہبی، امام قزوینی، شیخ مبارک حفیانی، امام ابوشامہ، شیخ محمد قادسی اور سبط ابن جوزی نے شاہ اربل کو

نہایت سخی، عادل، کفایت شعار، بہادر، جرات مند، دانا حاکم تحریر کیا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں: (الحاوی للفتاوی، جلد 1، ص 190، 189، حسن المقصد للسیوطی، وفیات الاعیان، جلد 3، ص 539، العبر فی خبر من غبر، جلد 2، ص 224، سیر الاعلام النبلاء، جلد 16، ص 275، آثار البلاد واخبار العباد، ص 290، شذرات الذھب، جلد 5، ص 140)

منکر میلاد سے سوال: بچہ بچہ جانتا ہے کہ قرآن پاک پر اعراب ایک نہایت ہی فاسق و فاجر حاکم حجاج بن یوسف نے لگوائے تھے تو کیا وہابی، دیوبندی حضرات اس کے لگائے گئے اعراب والے قرآن پڑھنے کو بھی جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟ مزید یہ کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ۶۴ھ میں رسول اللہ ﷺ کی خواہش کے مطابق کعبۃ اللہ میں دو دروازے شرقاً غرباً لگوا دیئے، حجاج نے اس کو بھی ختم کر کے دوبارہ قریش مکہ کی بنیادوں پر تعمیر کروا دی اور آج تک کعبۃ اللہ کی عمارت انہی بنیادوں پر ہے، کیا وہابیہ دیوبندیہ حضرات کے نزدیک اس فاسق فاجر کی قائم کردہ عمارت کا طواف کرنے سے حج بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

اعتراض نمبر 11: شاہ اربل نے ایک کذاب دنیا پرست مولوی عمر بن حسن دحیہ کلبی کو ایک ہزار درہم کا لالچ دے کر یہ بدعت ایجاد کروائی؟

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مولانا عمر بن حسن دحیہ کلبی المعروف شیخ دحیہ پر یہ سراسر بہتان ہے، ہم اس بابت بھی تمہارے دو ٹکے کے بازاری مولویوں کی نہیں بلکہ اپنے جلیل القدر ائمہ و محدثین کی رائے عزیز رکھتے ہیں چنانچہ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے شیخ دحیہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی میلاد پر لکھی گئی کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر کا مطالعہ کیا اور اس سے نہایت ہی قیمتی اور خوبصورت باتیں نوٹ کر لیں۔ (البدایہ، جلد 13، ص 155) حافظ ابن کثیر نے آپ کو نہایت ہی ''صالح'' اور ''زاہد'' لکھا ہے، شیخ جمال عزون نے آپ کو ''عالم'' اور ''حافظ حدیث'' لکھا ہے (مقدمۃ الایات، 101) شیخ ابن نجار، شیخ منصور بن سلیم سکندانی، امام ابن سید الناس، امام ذہبی، امام ابن ملقن نے آپ کی تصانیف کو نہایت سراہا ہے (حاشیۃ المختصر المحتاج، جلد 3، ص 99، الذیل علی تکملۃ الاکمال، ص 349، میزان الاعتدال، جلد 3، ص 188، البدر المنیر، جلد 1، ص 291)

اعتراض نمبر 12: جو میلاد نہیں مناتا اس کو گستاخ کہا جاتا ہے۔

العیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ بھی آپ لوگوں کا بہتان ہے، میلاد کے متعلق اہل سنت کا نظریہ واضح ہے کہ یہ امر

جائز اور باعث اجر وثواب ہے۔ اہل سنت اس کے لئے کسی خاص طریقہ کو بھی لازم (فرض/ واجب) نہیں جانتے، حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کے لئے کوئی بھی صاحبِ شان کام، جس سے شریعت میں کوئی حرج واقع نہ ہو، اختیار کیا جاسکتا ہے۔

اصل مسئلہ'' میلاد نہ کرنا'' نہیں بلکہ'' میلاد سے روکنا'' اور میلاد کو'شرک'، 'بدعت قبیحہ'، 'حرام' کہنا ہے کہ اول تو اس کے حرام، بدعت قبیحہ یا شرک ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور جس کام کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے حلال کیا ہے اس کو حرام کہنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ پر افترا ہے۔ دوسرا اس سے امت مسلمہ میں افتراق وانتشار پیدا ہوتا ہے اور کوئی بھی امتی اس بات کو گوارا نہیں کرے گا کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی آمد پر قرآن وسنت کے مطابق خوشیاں منا رہا ہو، اور کوئی اس کے اس فعل کو شرک، بدعت سیئہ، ناجائز، گناہ اور کافروں کا طریقہ کہے۔

نوٹ: اگر کوئی میلاد منانے کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے کہ جس سے شریعت نے منع کیا ہے تو اس کو اس طریقہ سے منع کیا جائے گا نہ کہ سرے سے میلاد ہی کو شرک و بدعت کہہ دیا جائے۔

آپ حضرات (وہابی، دیوبندی) اگر میلاد منا بھی لیں تو بھی گستاخی کے زمرے سے نہیں نکل سکتے جب تک اُن صریح کلمات شنیعہ سے توبہ نہ کرلو جو کہ تم لوگوں نے شانِ اُلوہیت ورسالت میں اپنی کتب میں رقم کر رکھے ہیں۔ تاہم تمہارے ہی سرکردہ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ جو میلاد کی خوشی نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریۃ، ص 12 مطبوعہ فاران اکیڈمی، اردو بازار لاہور)

منکر میلاد سے سوال: (۱) شادی بیاہ وغیرہ کی فی زمانہ تقریبات میں بھی بہت سارے اُمور قطعاً خلاف شریعت ہوتے ہیں مگر کوئی بھی ان خلاف شریعت کاموں کی وجہ سے'' نکاح/ شادی کی تقریب'' کو حرام نہیں کہتا، تو پھر آخر'' میلاد مصطفی ﷺ'' سے ہی انکار کیوں؟؟؟

(۲) اپنے امام نواب صدیق بھوپالی کے فتوی کے بارے آپ کی کیا رائے ہے؟

قارئین کرام آپ نے منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے مختصر جوابات ملاحظہ فرمائے اور اب آپ کو چاہیے کہ ہر جواب کے آخر میں منکرین میلاد پر قائم کیے گئے سوالات کا جواب ان سے

طلب کریں جو کہ ان شاء اللہ تا صبح قیامت نہ دے سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

عید میلاد النبی ﷺ کے جواز پر منکرین میلاد کے اکابرین کی رائے

اب ہم عید میلاد کے جواز پر کچھ حوالہ جات منکرین میلاد کے اکابرین سے پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

حاجی امداد اللہ: محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص 13)

امداد المشتاق ص 88، شمائم امدادیہ ص 68، پر بھی ذکر وقیام کو درست کہا ہے۔ مزید اسی کتاب کے ص 5 پر فرمایا: ''مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔''

رشید احمد لدھیانوی (کراچی): جب ابولہب جیسے کافر کے لیے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔ (احسن الفتاوی ج 1 ص 347)

رشید گنگوہی نے خلیل انبیٹھوی کو کتاب ''تواریخ حبیب الٰہ'' دے کر محفل میلاد میں وعظ کے لیے بھیجا۔ (تذکرۃ الرشید ج 2 ص 284)

تمام اکابر دیوبند کی مصدقہ کتاب ''المہند علی المفند'' کے صفحہ 46 مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی میں ہے:
''ذکر میلاد النبی اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے اور منکرات شرعیہ سے پاک مجلس مولود سببِ خیر و برکت ہے۔''

قاسم نانوتوی دیوبندی سے پوچھا گیا آپ میلاد نہیں کرتے مولانا عبد السمیع کرتے ہیں کہا ان کو حضور ﷺ سے محبت زیادہ ہے دعا کرو ہمیں بھی زیادہ ہو جائے۔ (سوانح قاسمی ج 1 ص 471 سفر نامہ لاہور و لکھنو، ص 228، مجالس حکیم الامت ص 124)

وہابیوں کے مرشد اول، سید احمد رائے بریلوی نے کشتی میں میلاد منایا، ذکر ولادت باسعادت کے قصائد پڑھے اور اختتام پر ''حلوہ'' تقسیم کیا۔ (ملخصاً مخزن احمدی، ص 85)

ثناء اللہ امرتسری وہابی: بارھویں (میلاد شریف کرنا) ایصال ثواب کی نیت سے درست ہے اختلاف اُٹھ جاتا ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ج 2 ص 71)

عبداللہ لاہوری وہابی: میلاد شریف کرتے وقت قیام کرنا مستحسن سمجھتے ہیں۔(اہلحدیث کا مذہب ص35)

وحید الزمان وہابی: فاتحہ و میلاد کا انکار جائز نہیں (ھدیۃ المھدی ص118) مزید اس نے محفل میلاد کو اچھی چیز قرار دیا ہے (تیسیر الباری ج2 ص177) مزید لکھا: کرسمس کے دن جو حضرت عیسیٰ کا یوم ولادت ہے خوشی کرنا، ہمارے نبی ﷺ کی ولادت والے دن کی خوشی کرنے کی طرح ہے اور ہم تو حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور تمام نبیوں کی ولادتوں کے دن خوشی کرنے کے زیادہ حق دار ہیں۔(ھدیۃ المھدی ص46) مزید لکھا ہے: معتبر قول یہی ہے کہ محفل میلاد جائز ہے، کیونکہ یہ ثواب کی نیت سے ہی ہوتی ہے۔ پھر اس میں بدعت کا کیا دخل ہے۔(ھدیۃ المھدی ص46)

نواب صدیق وہابی نے کہا: جسے آپ کے میلاد کا حال سن کر اور آپ کے میلاد کی خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں (الشمامۃ العنبریہ ص12)

وہابیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتا ہے، ''اسی طرح نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کی تعظیم کا معاملہ ہے مسلمان یہ چیز یا تو عیسائیوں کی تقلید میں کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم ولادت میں عید مناتے ہیں یا پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بدعت پر نہیں بلکہ اس محنت اور اجتہاد پر انہیں ثواب دے گا۔'' (اقتضاء الصراط المستقیم ترجمہ و تلخیص بنام فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے، ص73 مترجم مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی)

ابن تیمیہ اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتا ہے، ''ولادت نبوی کے وقت کی تعظیم اور اسے عید بنانے میں بعض لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ ثواب ان کی نیک نیتی اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے ہوگا۔(اقتضاء الصراط المستقیم، ص77 مطبوعہ دارالسلام، لوئر مال سیکرٹریٹ، لاہور)

مولوی ابتسام الٰہی ظہیر کہتا ہے: ''بعض حلقے ہمارے مسلک کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ شاید ہم عید میلاد النبی ﷺ منانے کے حق میں نہیں ہیں، یہ سراسر غلط اور بہتان ہے۔'' (روزنامہ جنگ فورم رپورٹ، 29 اپریل 2005ء بحوالہ مومنو میلاد النبی مناؤ، مطبوعہ ادارہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

☆☆☆☆☆

منکرین میلاد کے اعتراضات کا منظوم جواب

مدثر سرور چاند

عاشقو! آؤ سناؤں تم کو میں اک واقعہ
ایک دن میں محفل میلاد سے جب گھر چلا

راستے میں روک کر اک معترض کہنے لگا
محفلِ میلاد کو تُو کیوں سجاتا ہے بتا

طنزیہ لہجے میں پھر وہ کھول کر اپنی زباں
مجھ سے یوں کہنے لگا لکھا ہوا ہے یہ کہاں

میں یہ بولا شان مجھ سے مصطفیٰ کی اب سُنو
بند اپنے ذہن کے سارے دریچے کھول دو

آیت قرآن ہے یہ ترجمہ مجھ سے سنو
اور اپنے رب کی نعمت کا بہت چرچا کرو

نعمت رب العلی ہیں مصطفیٰ خیرالبشر
اے خدا کے بندے رب کی نعمتوں کا شکر کر

پھر وہ بولا شرک ہے میلاد یہ کرنا تیرا
میں نے بولا شرک کا اس سے نہیں کچھ واسطہ

ہے بخاری میں رسول پاک کا قول مُبیں
شرک کا کچھ خوف مجھ کو اپنی امت پر نہیں

یا تو پھر اب مصطفیٰ سے اپنا ناطہ توڑ دے
یا نبی کے عاشقوں سے بحث کرنا چھوڑ دے

بات سُن کر وہ میری پھر سوچ کر کہنے لگا
پھر سوالوں کا نیا اک جال وہ بُننے لگا

جشن آمد پر لگائے جھنڈے یوں کس نے کیا
میں نے بولا اُن کی آمد سے ہے جاری سلسلہ

نصب جھنڈے کر دیے جبریل نے سُن لے ذرا
ایک مشرق ایک مغرب اک مکان آمنہ

پھر وہ بولا مان لیتا ہوں تیری باتیں سبھی
عید ہے کیسے بتا یہ عید میلاد النبی

صرف دو عیدیں ہیں رائج دنیائے اسلام میں
میں یہ بولا عید تو جمعہ بھی ہے اسلام میں

ایسے تو پھر ہیں کئی عیدیں ہماری سال میں
کیوں پھنسا ہے دل تیرا وہم و گماں کے جال میں

ہو گیا خاموش میری بات جب اُس نے سُنی
پھر کہا کہ بات اک مجھ کو بتا دے آخری

کب تلک چلتی رہے گی عید میلاد النبی
میں یہ بولا پوچھتا ہے کب تلک ہے یہ خوشی

آ مدثّر سے تُو نغمہ سن رضؔا کا اور جُھوم
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دُھوم

☆☆☆☆☆

عید میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق کچھ گزارشات

اب آخر میں ہم کچھ گزارشات عید میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق احباب اہل سنت سے کرنا چاہیں گے، تاکہ کامل آداب کے ساتھ عید میلاد النبی ﷺ کے فیوض و برکات کو حاصل کیا جا سکے اور منکرین میلاد کو بھی اعتراض کا موقع نہ مل سکے۔

1۔ عید میلاد النبی ﷺ کے دن قرآن خوانی، محافل نعت، محافل درود، جلوس میلاد میں ادب و احترام کے ساتھ باوضو شرکت کریں۔

2۔ عید میلاد منانے کے ساتھ ساتھ سنت رسول ﷺ کو اپنانے کا ذہن بنائیں۔

3۔ محافل اور بازاروں، محلوں کی سجاوٹ کے لئے زبردستی چندہ وصول نہ کیا جائے، جیسا کہ عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ سڑکوں پر رسّی کے ساتھ راستہ روک کر چندہ وصول کیا جاتا ہے، یہ طریقہ بالکل غیر مہذب اور شرعاً ناجائز ہے۔

4۔ زمین کی سجاوٹ ہو یا گلی، کوچہ و بازار کی، اس بات کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ٹریفک میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ تاہم متبادل راستہ ہونے کی صورت میں حرج نہیں۔

5۔ گانا بجانا ہر صورت میں حرام ہے اور عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اشد حرام۔ کیونکہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے آلاتِ موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (مفہوم حدیث)

6۔ رقص و سرود، ڈانس کرنا، ہندوؤں کی نقالی میں گھڑے پھوڑنا، چہرے رنگنا، ایک دوسرے پر رنگ پھینکنے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔

7۔ نماز پنج گانہ کا مکمل اہتمام کیا جائے۔ سجاوٹ وغیرہ میں مصروف بعض نوجوانوں کے بارے مشاہدہ ہے کہ نماز کے معاملے میں تساہل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ عید میلاد النبی ﷺ منانا، جلوس میلاد و محافل میلاد کا انعقاد کرنا اور سجاوٹ وغیرہ کا اہتمام کرنا سب مستحب کام ہیں جب کہ نماز فرض ہے، اس سے کسی صورت غفلت برتنا درست نہیں۔

8۔ لنگر وغیرہ تقسیم کرتے ہوئے غریب مسلمانوں کو ترجیح دی جائے اور طعام کے اہتمام کے ساتھ ساتھ دینی رسائل کو بھی تقسیم کیا جائے تاکہ لوگوں کو حضور ﷺ کی تعلیمات سے بھی آگاہی حاصل ہو۔

☆☆☆☆☆

منکرین میلاد کے اعتراضات کا تفصیلی رد جاننے کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں:

1۔ انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ از علامہ عبدالسمیع رام پوری (خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ)

2۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ از مفتی محمد خان قادری (ادارہ تحقیقات اسلامیہ، شادمان، لاہور)

3۔ عید میلاد النبی ﷺ ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ از پروفیسر عرفان بٹ قادری (فرید بک سٹال، لاہور)

☆☆☆☆☆